جدّ ومیاں افیمی

معراج صدیقی
4/3A، اورینٹ رو، پارک سرکس، کولکاتہ۔17

نام تو تھا اُن کا جاوید، لیکن گاؤں کے لوگ اُن کو جدّ و میاں افیمی کے نام سے پکارتے تھے۔ کیونکہ اُن کو افیم کھانے کی بری لت تھی۔ گھر اپنا تھا۔ بیوی تھی، لیکن بچہ کوئی نہیں تھا۔ بیوی ان کی افیم کی لت سے پریشان رہتی اور سلائی پرائی کرکے اپنا گزارہ کرتی تھی۔

جدّ و میاں نے کبھی کہیں ٹِک کر کام نہیں کیا— پانڈے جی کی لکڑی کی ٹال پہ کام کرتے کرتے اکثر گاہکوں سے لڑنے لگتے، کبھی لکڑی کم تولتے تو کبھی زیادہ لکڑی دے دیتے— آخر پانڈے جی نے اُن کی چھٹی کردی۔ انور حجام نے اِن کو ادھر اُدھر مارا پھرتا دیکھ کر اپنی دکان پر رکھ لیا— ایک دن ایوب سردار کی داڑھی بناتے بناتے افیم کی پنک میں اُن کی ایک طرف کی مونچھ صاف کردی— ایوب سردار کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں، ایک طرف کی مونچھ صاف ہوجانے سے وہ بالکل کارٹون لگنے لگے۔ غرض یہ کہ جدّ ومیاں وہاں سے بھی نکالے گئے۔

اُن دنوں ہر طرف سیلاب آیا ہوا تھا۔ یہاں وہاں ہر طرف سیلاب کا ہی چرچا تھا۔ گاؤں کی چوپال میں بھی لوگ بیٹھے سیلاب کا ہی ذکر کر رہے تھے۔ چوپال کے کونے میں بیٹھے جدّ ومیاں یہ سب سن رہے تھے۔ رات کافی ہوگئی تو لوگ چوپال سے اُٹھ کر جانے لگے۔

جدّ ومیاں بھی وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھر آئے اور بیوی سے بولے— ''گرمی بہت ہے— میں چھت پر جارہا ہوں— میرا کھانا وہیں لے آنا''— تھوڑی دیر میں اُن کی بیوی کھانا لے کر چھت پر پہنچی— اُن کو کھانا دیا اور ایک لوٹے بھرا پانی رکھ کر چلی گئی۔ جدّ ومیاں چٹائی بچھائے بیٹھے تھے— ہوا تیز چل رہی تھی— جدّ ومیاں نے کھانا کھایا— پھر لوٹے سے تھوڑا پانی پیا— اور پھر منہ میں افیم کی ایک گولی ڈالی اور آرام سے لیٹ گئے— زیادہ دیر نہیں لگی اور وہ— خرّاٹے بھرنے لگے— نیند گہری ہوئی تو وہ خواب میں بھی سیلاب آتا دیکھ رہے تھے— ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ لوگ پانی میں ڈوب رہے ہیں— کچھ لوگ اپنی جان بچانے کو پانی میں تیر رہے ہیں— لہٰذا وہ بھی نیند کے عالم میں اپنی جان بچانے کو ہاتھ پیر مارنے لگے— گویا وہ بھی تیر رہے ہیں۔ وہ بڑی تیزی سے اپنے بستر پر ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ اچانک اُن کا پیر پاس پانی بھرے لوٹے پہ لگا اور لوٹے کے پانی سے ان کا بستر بھیگ گیا۔

بستر گیلا ہونے سے اُن کو تھوڑا ہوش آیا۔ گیلا پن

محسوس کر کے اُن کو یقین ہوگیا کہ ضرور سیلاب آیا ہوا ہے۔ پھر وہ نیند کے عالم اور افیم کے اثر میں اور تیزی سے ہاتھ پیر مارنے لگے—اس طرح ہاتھ پیر مارتے مارتے وہ چھت کے کنارے آگئے۔ چھت بغیر چھجے کی تھی۔

جدّ و میاں کے گھر کے پچھواڑے انگریز رہا کرتے تھے— اُن کا کپڑے اور سوت رنگنے کا کام تھا۔ انگریزوں نے جدّ ومیاں کے گھر دیوار سے لگا کر کئی رنگ کے حوض بنا رکھے تھے— ان میں الگ الگ رنگ بھرے ہوئے تھے— تو ہوا ایسا کہ نیند کی حالت میں جدّ ومیاں ہاتھ پیر چلاتے چلاتے چھت سے نیچے کالے رنگ بھرے حوض میں گرے— حوض میں گرے تو اُن کو ہوش آیا— خود کو پانی میں ڈوبا پا کر اُن کو پورا یقین ہوگیا کہ وہ سیلاب میں ڈوب رہے ہیں۔ وہ حوض میں بھی تیرنے کی کوشش کرنے لگے۔

رنگ کے حوض کے پاس ہی انگریز لوگ سوئے ہوئے تھے۔ جدّ ومیاں کے گرنے سے رنگ کی چھینٹیں اُن لوگوں پر پڑیں۔ وہ لوگ اُٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے— اس دوران جیسے تیسے جدّ و میاں کالے رنگ بھرے حوض سے باہر نکلے—رات کے وقت کالے رنگ میں ڈوبے آدمی کو دیکھ کر وہ لوگ ڈر گئے اور بھوت، بھوت چیختے ہوئے اُٹھ کر بھاگے— اُن کے پیچھے جدّ ومیاں بھی یہ سمجھ کر بھاگے کہ شاید سیلاب آرہا ہے اس لیے لوگ بھاگ رہے ہیں۔

رات کے سنّاٹے میں— ''بھوت— بھوت'' چیختے انگریزوں کی آواز سے دوسرے آس پاس کے لوگ بھی بھاگنے لگے— جن لوگوں کی آنکھیں چیخ پکار سن کر کھل گئیں وہ اپنی کھڑکیوں سے جھانکنے لگے۔

اِس چیخ پکار میں جس کو جو جگہ ملی وہ وہاں جا کر چھپ گیا۔ کالے رنگ میں ڈوبے جدّ ومیاں اُن لوگوں کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ لہٰذا وہ بھاگتے بھاگتے پولیس چوکی کے احاطے میں گھس گئے۔ پولیس چوکی کے گیٹ پہ بیٹھا سپاہی ایک کالی شے کو اپنی طرف آتا دیکھ کر بری طرح ڈر گیا اور ''بھوت بھوت'' چلّاتا ہوا چوکی کے اندر بھاگا۔ اندر چوکی میں منشی جی اپنی کرسی پہ بیٹھے اونگھ رہے تھے۔ ایک دم چونک پڑے۔ سپاہی اندر جا کر منشی جی کی کرسی کے پیچھے چھپ گیا۔

اتنے میں جدّ ومیاں چوکی کے اندر داخل ہوئے۔ ایک کالی شے کو چوکی میں داخل ہوتا دیکھ کر منشی جی چیخ پڑے ''اللہ خیر!''— اِس درمیان جدّ ومیاں چوکی میں پڑی کرسیوں سے ٹکرا کر گرے اور بے ہوش ہوگئے— کچھ دیر بعد جب منشی جی کے ہوش ٹھکانے آئے تو انھوں نے سپاہی کو آواز دی— ''ابے یادو اِدھر آ— '' سپاہی ڈرتا ڈرتا ان کی کرسی کے پیچھے سے نکل کر آیا، پھر دونوں مل کر کرسیوں کے درمیان پڑے جدّ ومیاں کو بغور دیکھنے لگے— منشی جی بولے— ''ارے یادو یہ مجھے جدّ وافیمی لگے ہے''— پھر سپاہی نے بھی غور سے دیکھا اور خوش ہو کر بولا— ''ہاں حضور یہ وہی ہے۔ وہی ہے'' منشی جی بولے— ''یادو اِس کو گھسیٹ کر حوالات میں ڈال۔ صبح اس کی خبر لوں گا۔'' ○○